رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر قاضی اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۴	مورخہ ۱۵ - فروری ۱۹۲۷ء	جلد اول

دارالامان کی خبریں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خیریت ہے۔ ۹ فروری ۱۹۲۷ء رات... ابر کرم کا چھینٹا پڑا یعنی کچھ بارش ہوگئی۔ موسم کی تبدیلی ہے مگر ہنوز سردی سخت محسوس ہوتی ہے اور ایک دو لڑکیوں کو بخار و نمونیہ کی شکایت ہوگئی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ لجنہ کی ممبرات میں خیریت ہے مگر افسوس کہ ہماری عزیز بہن حبیب النساء بیگم بنت خانصاحب منشی فرزند علی صاحب راولپنڈی سخت بیمار ہیں عزیزہ موصوفہ بہت ذہین اور شائقہ علم خاتون ہیں انکو علم حاصل کرنیکا اسقدر شوق ہے کہ باوجود علیحدہ گھر والی اور بچہ والی ہونے کے مدرستہ الخواتین میں مزید تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ اور ہمیشہ اپنے مضامین میں اعلیٰ نمبر حاصل کیئے بلکہ انعام بھی اعلیٰ درجہ کے لیتی رہیں پھر اجلاس لجنہ میں ہمیشہ عمدہ مضمون پڑھے۔ اور انکے شریفانہ اخلاق کے باعث گو ہم سے عمر میں چھوٹی ہیں مگر مجلس میں ایک قسم کا رعب رہتا افسوس ہماری عزیزہ کی صحت خطرناک حالت میں ہے علاج معالجہ بہت توجہ سے جاری ہے اللہ بہت جلد انکو صحت عطا فرماکر پھر مجلس لجنہ میں اسی طرح تقویت دے۔ مکرّم بہنیں اس عزیز بہن کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

(۲) نیز محترمہ کلثوم بانو صاحبہ ممبر لجنہ اماء اللہ قادیان (اہلیہ قاضی عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان) دردِ کان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باعث ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ انکے لئے دعائے صحت فرمائی جاوے۔

(۳) ہماری محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال جو خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی نواسی بھی ہیں وہ بھی سخت بیمار ہیں اب حالت کچھ رو بصحت ہے مگر ابھی پوری صحت نہیں انکے لئے بھی دعا فرمائی جاوے اللہ تعالیٰ ان بہنوں کو صحت کامل عطا فرماوے۔

(۴) مڈل سکول میں انگریزی اور عربی پڑھانے کے لئے ایک اور استانی کا اضافہ ہوا جو ہمارے اپنے ہی مدرسۃ الخواتین کی تعلیم یافتہ ہیں اور ایک نیک خو ہوشیار عزیزہ ہیں۔

(۵) ہماری باہر کی بہنیں اگر آپسمیں تبادلہ خیالات کا سلسلہ مصباح میں شروع کریں تو مصباح میں عجب رونق ہو جائے۔ بہتر ہے کہ بہنیں مفید خبریں یا ایسا سلسلہ مضامین جلد تر شروع کردیں

سب سے اچھا زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے
آپ زیور کی کریں تعریف مجھ اُن جان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجے مجھے
اور جو بد زیب ہیں وہ بھی دکھا دیجے مجھے
تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز
اور مجھ پر آپکی برکت سے کھُل جائے یہ راز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری
گوشِ دل سے بات سُن لو زیوروں والی مری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی اُن پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے
چار دِن کی چاندنی ہے پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات
دین و دُنیا کی بھلائی جس سے بیٹی آئے ہات
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام
چلتے ہیں جسکے ذریعے سے سب انسانوں کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوشِ ہوش کی
اور نصیحت لاکھ تیری جھومکوں میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کانوں کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب
کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراقِ کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں
نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کے ہار ہوں
قوتِ بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو
کامیابی سے سدا تُو خورم و خورسند ہو
ہیں جو یہ بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں
ہمتیں بازو کی اے بیٹی ترے درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری جاں زیورِ خلخال کو
پھینک دینا چاہیئے بس بیٹی اس جنجال کو
سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو کچھ ڈر نہیں
راستی سے گر نہ پھسلے پاؤں میری جاں کہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۲۷ء

احمدی خواتین کے فرائض

(نمبر ۲)

(نوشتہ محترمہ فاطمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "ماؤں کے پاؤں کے تلے جنت ہے"۔ اس ارشادِ نبوی نے مستورات کی ذمہ داریوں کو بہت کچھ بڑھا دیا ہے۔ گویا ماں ہی اولاد کو جنت کا وارث بنا سکتی ہے۔ اور ماں کے ذریعہ ہی وہ جہنم میں گر سکتا ہے۔ کیونکہ ماں کی تربیت پر ہی بچہ کا سب دارومدار ہے۔ شروع میں بچوں کے دل موم کی مانند نرم اور ملائم ہوتے ہیں۔ جو نہ صرف ان کلمات اور الفاظ کا گہرا نقش قبول کرتے ہیں جو اُن کے سامنے بولے جاتے ہیں۔ بلکہ ہر ایک ادنیٰ حرکت اور اشارہ جو اُن کے قریب ہوتا ہے ان کے دل پر نقش ہو جانے کی وہی طاقت رکھتا ہے۔ وہ موم دن بدن منجمد ہو کر سنگ خارا کی طرح ہو جاتا ہے اور وہ نقوش اس میں ایسی مضبوطی کے ساتھ جگہ پکڑتے جاتے ہیں کہ موت کے سوا اور کوئی آلہ ان کو چھیل ڈالنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

سو ماں کو چاہیئے کہ بچہ کے سامنے ناشائستہ کلام ناشائستہ حرکات وسکنات سے سخت پرہیز کرے کوئی خلاف تہذیب آواز اس کے کان میں نہ پڑنے دے۔ اسمائلس کا قول ہے۔ کہ اول اور ضروری تعلیم گاہ چال چلن کے واسطے گھر ہے مکان ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں انسان اپنی پیدائش کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی تعلیم بھی پا سکتا ہے۔ اور بدترین خصائل بھی اس کی طبیعت میں سکونت پذیر ہو سکتے ہیں کیونکہ طرز معاشرت کے مطابق اپنے کو بھلائی یا برائی کی صورت میں ظاہر کرتے ہیں۔ پس جس خاندان میں عمدہ فرائض جاری ہیں۔ جہاں عقلمندی سے دماغ کی تربیت کیجاتی ہے۔ جہاں روزانہ زندگی میں نیکی ایمانداری کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ جہاں دانشمندی اور دینداری کی تعلیم ہوتی ہے وہاں اس خاندان کے بچے البتہ لائق دانشمند ہونہار راستباز دیندار اور فیض رساں ہو سکتے ہیں۔

برعکس اس کے جس خاندان میں جہالت بیوقوفی خود غرضی بیدینی پھیلی ہوئی ہے وہاں کی اولاد بھی جاہل ناشائستہ غیر مہذب اور بیدین ہو جاویگی۔ چونکہ بچوں میں تقلید کا مادہ قدرتی ہے لہٰذا وہ کبھی اس سے باز نہیں رہ سکتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکے واسطے جملہ خیالات عادات طور طریقے طرز کلام ایک نمونہ کی طرح ہوتے ہیں۔ اس لئے بچّوں کا اخلاق درست کرنے اُن کو شریف۔ بھلامانس۔ معزز۔ نیک چلن۔ خوش کردار۔ ہردلعزیز۔ خوش معاملہ۔ راست گو۔ راست باز۔ حق پسند۔ حق شناس۔ مُتّقی۔ مومن اور دیندار بنانے کیلئے انکے روبرو اپنا عمدہ نمونہ پیش کرنا چاہیئے تاکہ یہ تقلید انکی آئندہ زندگی کے حق میں مفید ثابت ہو۔ پس بچّوں کے واسطے عمدہ نمونے ایک معلّم کا حکم رکھتے ہیں۔ کسی بچّہ کی نیک لائق دیندار صالحہ مُتّقی ماں صدہا معلّموں سے بہتر ہے۔ کیونکہ اسکے اقوال و افعال انکے دماغوں اور آنکھوں میں بلا مشقّت پہنچتے ہیں اور اپنا عمدہ اثر کرتے ہیں۔ اسکی تمثیل تعلیم سے بدرجہا مفید ہے۔ بُری مثال کے مقابلہ میں اعلیٰ درجے کی تعلیم بھی بالکل بیکار ہے۔ کیونکہ تمثیل کی تقلید کی جاتی ہے قول کی نہیں کی جاتی۔

جیسا کہ ہمارے سرور عالم صلعم نے جس کام کا حکم فرمایا اس پر خود بھی عمل کر کے دکھایا۔ ابتدائی تمثیل کو **کاولی** اس طرح بیان کرتا ہے کہ جس طرح درخت کی چھال میں حرفوں کے نشان بنا دیئے جائیں تو درخت کی بالیدگی کے ساتھ خود بھی بڑھتے چلے جائینگے۔ پس اس حالت میں کیسا ہی چھوٹا خیال کیوں نہ پیدا کر دیا جائے۔ لیکن وہ کبھی معدوم نہیں ہو سکتا اس وقت کی نقش بندی اس طرح ہے۔ جیسے زمین میں تخم ریزی کیجاوے۔ پس جس طرح اس ترکیب سے غلّہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح خیالات کی ذہن نشینی سے افعال و اقوال و عادات کی تربیت ہوتی ہے۔

ہربرٹ کی ماں کا قول اسکی تعلیم کی بابت یہ تھا کہ جس طرح جسمانی صحت کا مدار غذا پر ہے۔ اسی طرح روحانی تربیت جلیس اور ہمنشین کے اقوال اور افعال پر منحصر ہے۔

برک کا قول تھا کہ انسان کے لئے خیال ایک مدرسہ کی مانند ہے۔ ماں کے کلام وضع رفتار حرکات و سکنات کی بچّہ تقلید کرتا ہے۔ جن امور کی تقلید کی جاتی ہے۔ وہ اس طرح پوشیدہ رہتے ہیں کہ ان کے نتائج پر کچھ بھی خیال نہیں کیا جاتا۔ لیکن انکا اثر دائمی ہوتا ہے۔

سر چارلس مل کہتا ہے۔ کہ میرے واسطے اعلیٰ درجہ کی تعلیم میرے بھائی کی مثال تھی۔ میرے خاندان کے لوگ راستباز تھے۔ میں نے ان کی پوری پوری تقلید کی۔

فلاطون کی نسبت کہتے ہیں کہ اس نے کسی موقع پر ایک بیہودہ کھیل کی وجہ سے کسی کو سخت ملامت کی لڑکے نے کہا۔ آپ ذرا سی بات پر مجھے اسقدر سرزنش کرتے ہیں۔ فلاطون نے جواب دیا۔ کہ یہ ذرا سی بات نہیں جب اسکی عادت پڑ جائیگی تو سخت ضرر رسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو گی۔ کسی امر کا عادی ہو جانا بڑا نقصان دہ ہے ایسے لوگ عادت کے مطیع ہو گئے ہیں جنکی طاقت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اسی طرح اکثر اشخاص افعال قبیحہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں باوجودیکہ وہ اسکو برا سمجھتے ہیں۔"

جب بچے اپنے بہن بھائیوں بلکہ بعض وقت ماں باپ کو آپس میں لڑتا جھگڑتا بلکہ گالی گلوچ ہوتا دیکھتے ہیں۔ اور جن گھروں میں یہاں تک نوبت نہیں پہنچتی۔ وہاں تو یہ صورت ہر وقت موجود رہتی ہے کہ چھوٹے بچوں کے پاس بیٹھنے کا کچھ بھی پاس ولحاظ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ بچوں کو بھی بلا دھڑک جو کچھ منہ میں آتا ہے کہدیا جاتا ہے۔ انکے نزدیک یہ افعال اسوقت معمولی خیالات سمجھے جاتے ہیں۔ مگر بچوں کے خیالات اور اخلاق پر زہرناک اثر ڈالتے ہیں۔ اسی لئے سرور کائنات صلعم فرماتے ہیں کہ کسی پر لعنت مت کرو۔

اسی طرح ان امید کے شگفتہ پھولوں کو (جن پر آئندہ ترقی کی امید وابستہ ہے جن کی ہمت جرأت دلیری عزم استقلال پر آئندہ قومی ترقی کا دارومدار ہے) بیہودہ ہوّے۔ ڈائن وغیرہ سے ڈرا کر اندھیرے میں باہر نکلنے اور اکیلے اندر جانے سے بھی عاجز کر دیا جاتا ہے۔ یہ بزدلی اور اوہام انکا جزو زندگی بن جاتے ہیں۔ اور ساری عمر یہ ماں کی نیکی انکے ساتھ رہتی ہے۔

جو اخلاقی عیوب بچوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ درحقیقت وہ ایک آئینہ ہوتا ہے جس میں ان کے والدین کی اخلاقی حالت کا نقشہ نظر آتا ہے انکی عادات انکے خیالات کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے عیوب اور حالات کو دنیا کی نظر سے پوشیدہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ایک زیرک نظر انکی اولاد کی سیرت اور صورت کو دیکھ کر ٹٹول لیتی ہے۔

احمدیوں کی اولاد تب ہی احمدی کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے جبکہ اعلیٰ اخلاق کامل دینداری پرہیزگاری جان نثاری اور دین کی خدمتگزاری کا زندہ نمونہ بنیں۔ ورنہ ان میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہے۔ جیسا کہ حضرت امام فرماتے ہیں:- ع

تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

پھر بچوں کو بد صحبت سے بچانا ماں کا لازمی فرض ہے۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے دیکھا ہے کہ لوگ اسقدر اپنے ماں باپ سے مشابہ نہیں ہوتے جس قدر ان لوگوں سے جن کے درمیان وہ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام معجز نظام میں فرماتا ہے:-

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

صحبت صادقین اختیار کرو اور بروں کی دوستی سے پرہیز کرو جیسا کہ ایک اردو شاعر کہتا ہے:- سہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحبتِ بد سے ہمیشہ بھاگ تو
ورنہ بن جائے گا کالا ناگ تو
سر ترا پتھر سے کچلا جائے گا
بدلہ اپنے ہی کیئے کا پائے گا

ڈاکٹر سماٹلس کا قول ہے ۔ کہ اگر کسی بچّہ کا معلّم کوئی غلام مقرّر کیا جاوے تو ہمارے پاس ایک غلام کی بجائے دو ہو جاوینگے۔

ڈاکٹر آدم سمتھ لکھتے ہیں "کہ وہ غیر متشابہ اختلاف جو ہم ایک فیلسوف اور بازار کے عام مزدور کے درمیان دیکھتے ہیں وہ نیچر سے اسقدر پیدا نہیں ہوتا۔ جس قدر کہ عادات رواج صحبت اور تعلیم سے۔"

پھر اسی طرح ایک مسئلہ تقدیر ہے جو نہایت ہی بُری طرح بچّوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اور کثرت سے انکے سامنے کہا جاتا ہے کہ بھوکا مرنا اسکی تقدیر میں تھا۔ جیل میں گیا ہے تو تقدیر سے۔ بیمار ہُوا ہے تو تقدیر سے۔ مصیبت میں گرفتار ہے تو تقدیر سے۔ گویا ہم زبونِ حال کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اپنا کچھ قصور نہیں سمجھتے۔ ایسی باتیں بچّوں کو سُنا کر اُن کو کاہل سُست اور اپاہج بنا کر خداوند کریم کی حکم عدولی کی جاتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

جیسا بوئے گا ویسا کاٹے گا۔ بلکہ جب ایک فعل کو ہمارا دل تجویز کرتا ہے اور ہمارے ہاتھ کر گذرتے ہیں تو پھر ضروری ہے کہ جیسا ہم نے کام کیا ہے اس کا نتیجہ پیدا ہو اور ہم اسکی سزا پاویں۔ چوری کی سزا ضروری گرفتاری۔ آگ میں پڑنے کا نتیجہ لابدی جلنا۔ دریا میں کودنے کا نتیجہ یقیناً ڈوبنا۔ نکمّے بیٹھے رہنے کا نتیجہ بلاشک بھوکے مرنا۔ بچّے کو ہمیشہ ہر چیز کے نتائج مترتب ہونے پر غور کرنے کی عادت ڈلوانی چاہیئے۔ ابراہیمؑ جیسا اولوالعزم پیغمبر فرماتا ہے کہ جب میں اپنی بے احتیاطی سے بیمار ہوتا ہوں تو میرا مولا اپنے فضل سے مجھے شفا دیتا ہے۔ حیرانی ہے کہ خداوند کریم نے کس دن اپنا نوشتہ لوگوں کو دکھایا اور بتایا تھا کہ تمہاری یہ تقدیر ہے اور کوشش کرنی فضول ہے۔

علاوہ بریں بچّوں کی پرورش کی احتیاط بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ اُگنے کے لئے جڑ اور گھومنے کے لئے خول کی ضرورت ہے۔ کوئی گھر بُنیاد کے بغیر نہیں اُٹھ سکتا۔ اگرچہ بُنیاد کی عمارت بظاہر صورت کوئی فائدہ نہیں رکھتی تاریکی میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت بالائی ... عمارت کا دارومدار اسی پر ہوتا ہے۔ یہی نسبت انسان کے قوئ ذہنی کی چستی۔ اور جسمانی صحت کے درمیان ہے۔ ماں کو بچّے کی صحت درست رکھنے کے لئے خوراک پوشاک کی احتیاط کرنی چاہیئے۔ خاصکر سردی کے موسم میں ایسا لباس جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواہ کھدر کا ہی ہو جو بچوں کو سردی سے بچا سکے اگلے زمانے والی روئیدار واسکٹیں بچوں کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لئے نہایت مفید کم خرچ اور آرام دہ ہوتی ہیں۔ بچوں کے لباس سے صرف زیب و زینت ہی مقصود نہ ہونی چاہیئے بلکہ ان کا لباس صاف ستھرا سردی گرمی سے بچانیوالا اور صحت کے لئے مفید ہو۔ ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ بہت سے اخلاقی جرائم صحت کی خرابی کے سبب انسانوں سے سرزد ہونے لگتے ہیں۔

پرورش اطفال پر اگر خداوند کریم نے توفیق دی تو پھر کسی وقت عرض کروں گی چونکہ تربیت اطفال کا ذکر ذرا لمبا ہو گیا ہے اسکو چھوڑ کر مکرر عرض کرتی ہوں کہ جو فرائض قدرتی طور پر والدہ کے متعلق ہیں ان کے والد سے ادا کیئے جانے کی امید رکھنا ایسا ہے جیسا نر گائے سے دودھ لینے کی توقع۔ تمام خانگی کاروبار والدہ کے متعلق ہوتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم تربیت اور پرورش خانگی کاموں میں شامل ہے۔ یہی سبب ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ جس کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ مستورات کو اعلیٰ تعلیم دیکر قابل ماں بننے کے لائق بنایا جاوے۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق وہ دن جلد لاوے کہ دارالامان میں ایک عظیم الشان دینی و دنیوی مدرسہ عورتوں کے لئے بھی بن جاوے۔ جہاں سے تابعدار بیٹیاں۔ باسلیقہ بیویاں۔ دیندار فاضلہ مائیں بن کر نکلیں۔ آمین + (باقی دارد)

مصباح باشی!

(رقمزدہ حضرت عرفانی مقیم لنڈن)

مصباح کا اجرا احمدی خواتین کو مبارک ہو

مجھ کو مستورات کی تعلیم و تربیت کے سوال کے ساتھ الحکم کے اجراء سے دلچسپی رہی ہے چنانچہ الحکم کے کالموں میں "عورتوں کا صفحہ" ہوا کرتا تھا۔ پھر رسالہ احمدی خاتون کا اجرا اور اسکی تبدیل شدہ صورت اور نام تادیب النساء ابھی تک بھول نہیں سکتا۔ مستورات کیلئے تالیفات کی پہلی اور ابتدائی کوشش بھی خدا کے فضل اور رحم سے سیاکٹ مرواریہ کے ساتھ کی گئی۔ یہ بھی واقعہ ہے کہ مدرستہ البنات کی ابتدا اور تحریک بھی خادم قوم عرفانی کے ذریعہ ہوئی یہ واقعات بتاتے ہیں کہ مجھ کو احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ہمیشہ دلچسپی رہی ہے اور اس سلسلہ میں جو کوشش بھی ہو میرے لئے وہ بہت ہی خوشی کا موجب ہوتی ہے۔ مصباح کے اجرا سے میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑے کام کا آغاز ہو گیا ہے۔ والحمد للہ علےٰ ذالک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصی کوششوں کے مقابلہ میں قومی کوشش زیادہ مؤثر اور بابرکت ہوتی ہے۔ میں مصباح کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں اور بقدر بھر اسکی قلمی مدد کے لئے انشاء اللہ العزیز تیار رہونگا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ مصباح تادیب کے احیاء و بقا میں پوری کوشش کریگا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ (عرفانی)

نصرت گرل سکول

مصباح کے پہلے ہی پرچہ میں نصرت گرل سکول کی تحریک بہت ہی قابل قدر اور لائق عمل ہے۔ حضرت اُمّ المومنین (اللہ تعالیٰ آپکی عمر میں برکت دے آمین) کے نام پر جو سکول قائم ہو وہ انشاء اللہ بابرکت اور نصرت ربانی کا ذریعہ ہوگا مگر ہم کو زیادہ وقت تجاویز میں صرف کرنا نہیں چاہیئے میری رائے میں موجودہ مدرسۃ البنات کو نصرت گرل سکول کا نام دیدیا جائے اور اس مدرسہ کو ان لائنوں اور اصولوں پر چلایا جاوے جو تجاویز کے اغراض کے لئے کسی جدید مدرسہ کے اجراء کے محرک ہوں۔

دوسرا سوال دارالمقامہ کا ہے کہ مدرسہ کے ساتھ لڑکیوں کا بورڈنگ ہوس کھولا جاوے۔ یہ سوال جماعت کے مشورہ کو چاہتا ہے۔ اسلئے کہ یہ سوال اپنی نزاکت کے لحاظ سے بہت غور طلب ہے۔ میں نے اس سوال پر مدرسۃ البنات کے قیام کے ساتھ سے ہی غور کیا ہے اور مختلف اوقات میں ذاتی طور پر اکثر بزرگوں سے تبادلہ خیالات بھی کیا اور اس کا حل بہت مشکل نظر آیا۔ اس سوال کے اخلاقی اور مالی کئی پہلو ہیں۔ اور میں اب بھی اس آزادی کی سرزمین میں جب اس سوال کو سوچتا ہوں تو قادیان میں لڑکیوں کے بورڈنگ ہوس کی ضرورت کا صحیح احساس رکھتے ہوئے بھی اسکو مشکل پاتا ہوں۔

بہرحال نصرت گرل سکول کا جلد سے جلد آغاز بہت سے برکات کا موجب ہوگا۔ اور دارالمقامہ کا سوال اگر ناظر صاحب تربیت یا لجنۃ اماء اللہ پسند کرے اس سال کی مجلس مشاورت میں پیش ہو سکتا ہے۔ بہتر یہ ہوگا کہ جو احباب یا بہنیں اس سوال پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیں وہ سکرٹری صاحبہ لجنۃ اماء اللہ کو بھیجدیں۔ مصباح میں اس بحث کو جاری رکھنے کی ضرورت نہ ہوگی ۔ (عرفانی)

عورت حکمران کی رحم دلی

نیویارک۔ ۴ فروری۔ امریکہ کی ریاست ٹیکسیاس نے کچھ دو سال پہلے مسز فرگوسن کو اپنا گورنر منتخب کیا تھا۔ اس سے قبل کوئی عورت منتخب نہیں ہوئی۔ اس نے اپنی رحم دلی سے اپنے لئے امان فرگوسن کا خطاب حاصل کیا ہے۔ اس نے اپنی حکومت کے آخری دن کوئی ڈیڑھ سو قیدیوں کو نیک چلنی کا وعدہ لیکر رہا کر دیا۔ امان فرگوسن نے دو سال میں ۲۲ سو قیدیوں کو رہا کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کُرتہ

مصباح کے پہلے نمبر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چار معجزات کے عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے۔ اس میں تیسرے معجزہ کو جس رنگ میں بیان کیا گیا ہے وہ کسی وقت ایک تاریخی غلطی کا باعث ہو سکتا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اسکی اصلاح کر دوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات اور نشانات کا تذکرہ کیا جاوے وہ ہمیشہ ان الفاظ میں ہونا چاہیئے جن میں حضرت اقدسؑ نے خود بیان فرمایا ہے اس سے غلطی کا احتمال نہیں رہتا۔

اس تیسرے معجزے کے بیان کرنے میں ایسا طرز اختیار کیا گیا ہے جس سے نشان مشکوک ہو جاتا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ:-

”حضورؑ نے کشف میں دیکھا کہ کاغذوں کی مسل پر حضرت رب العالمین کے دستخط کرائے ہیں اور قلم کی چھینٹیں گری ہیں چنانچہ اسکے بعد وہ سُرخ چھینٹیں حضرت میاں عبد اللہ صاحب سنوری کے کپڑوں پر دکھائی دینے لگیں اب تک وہ سُرخ چھینٹوں والی قمیص حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری کے پاس محفوظ ہے جو چاہے دیکھ لے“

اس طرز تحریر نے اس نشان کی عظمت اور واقعات کی صورت کو بدل دیا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ وہ قمیص حضرت میاں عبداللہ صاحب کی ہے اور وہ چھینٹیں میاں صاحب موصوف کے کپڑوں پر پڑے تھے حالانکہ واقعہ یہ نہیں اور غالباً لکھنے والے کا بھی یہ مطلب نہیں۔ سُرمہ چشم آریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کشف کو درج فرمایا ہے اور یہ آپکے دعوی اور بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے اس پر متعدد نشانات ہیں۔ وہ کُرتہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کا کُرتہ ہے جو میاں صاحب موصوف کو انکی درخواست پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیدیا تھا۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو غالباً میاں عبداللہ صاحب کی ٹوپی پر بھی کوئی چھینٹ پڑی تھی مگر خدا کی مشیت نے اس ٹوپی کو رہنے نہ دیا۔ اور وہ گم ہو گئی بہر حال یہ قمیص مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے اور آپکے ہی لباس پر اس سُرخ سیاہی کی چھینٹیں پڑی تھیں (عرفانی)

جاپان میں ایک عجیب رسم

جاپان کے دیہاتی علاقوں میں رسم ہے کہ جب کسی عورت کے بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے دانت۔ ہونٹ وغیرہ ایک دوا سے سیاہ کر لیتی ہے اور جب تک بچہ دودھ پیتا رہتا ہے وہ انکو سیاہ ہی رکھتی ہے +

دُولہا کے مُنہ پر دُلہن کے طمانچے

جزائر ہوائی میں یہ دستور ہے کہ شادی کیوقت دُولہا کو دُلہن کے سامنے بٹھایا جاتا ہے اور وہ اس کے مُنہ پر نہایت بیدردی کے ساتھ زور زور سے طمانچے مارتی ہے اگر دُولہا کے چہرے سے تکلیف کے آثار پیدا ہو جائیں تو وہ اسے لات مار کر اُٹھا دیتی ہے اور شادی فسخ ہو جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِصلاحِ نفوس

مصباح کا اجرا چشمِ ما روشن دلِ ما شاد۔ مدت سے آنکھیں وا تھیں۔ کہ لجنہ اماء اللہ کی وہ ممبرات جنہوں نے گہوارۂ مسیح میں پرورش پائی۔ نور الدین کی شاگردی میں زانو تہ کیئے۔ اور درسِ نور سے دامن بھرے۔ اس دورِ محمودؓ اس عہدِ فاروقی کی ترقیات میں راہِ ترقی پر گامزن ہوتے ہوئے ہم دور افتادوں کے لئے ضیاء پاش ہونگی۔ خلافِ امید مصباح کا نسوانی شفقت اور تربیت سے علیحدہ ہونا ہمارے لئے باعثِ رنج نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے خلیفۂ برحق کا انتخاب[1] مبارک۔ اور آستانۂ مسیح کے فداکار کی زیرِ تربیت ہمارا مصباح انشاء اللہ نازونعم میں پلیگا۔ اور اسلامی علم و ادب شفقت و مروّت کا چراغ بن کر ہمارے گھروں کو روشن کرے گا۔

بلّٰہ الحمد ہر آں چیز۔ کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پسِ پردہ تقدیر پدید

ہماری لائق بہنیں بتائیدِ ایزدی اسکی خدمت کو فرض سمجھیں۔ تا یہ نونہال بڑھے۔ اور پھولے پھلے ہمیں اس سے وہ ثمرات حاصل ہوں۔ کہ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً کا ذریعہ بن جائیں۔ جسکے لئے ضروری ہے۔ کہ اس چند روزہ زندگی کو نفس کے ماتحت نہیں۔ بلکہ احکام خداوندی کے ماتحت رکھیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اسکے لئے ہمیں ہر وقت نفسِ امّارہ سے جنگ کرنا پڑیگی۔ مگر تا بکے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ جب خدائے رحمٰن خود وعدہ کرتا ہے۔ کہ جو ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انکو اپنی راہ دکھاتے ہیں۔ تو عزم کرکے قدم اٹھانا چاہیئے دستگیری محسن و مولیٰ آپ کریگا۔ اکثر افراد میں غلط بیانی کی عادت ہوتی ہے۔ جسکی وجہ سے وہ ہمیشہ خائف رہتے ہیں۔ مثلاً کسی سے لڑائی یا جھگڑا ہے۔ تو اسکے خلاف کہیں غلط بیانی کی۔ اب کھٹکا ہے۔ کہ وہ سن لیگا۔ تو مجھے جھوٹا ثابت کریگا۔ یا ایک بہن اپنی تلخ کلامی سے کسی کو ایذا پہنچاتی ہے۔ اور جو ایذا دیا گیا۔ وہ تیسرے سے فریاد کرتا ہے۔ تو یا تو ظالم بہن مدّعی کو ملزم بنانے کیلئے غلط بیانی سے کام لے گی۔ یا اپنی زیادتی سے انکار کر جائیگی۔ اس صورت میں اس نے تلخ کلامی سے دوسرے پر ظلم کیا۔ اور غلط بیانی سے اپنے پر۔ یہ وہ جھوٹ ہے۔ جس کی مرتکب اکثر پڑھی لکھی بہنیں بھی ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اکثر اپنے آپکو دھوکہ دیتی ہیں۔ کہ ہم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اب اگر وہ عزم کریں۔ کہ ہم کسی معاملہ میں بھی مبالغہ اور دروغگوئی سے کام نہیں لینگے۔ تو دیکھیں کہ نصرتِ الٰہی انہیں کیسا آزاد کر دیتی ہے۔ ن

[1] انتخاب کا سوال نہیں۔ یہ جگہ ہر وقت خالی ہے جب چاہیں سنبھال لیں (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظلوم کا اندیشہ نہ محاسب کا ڈر۔ یہ تو رہا معاملہ دنیا۔ عدالتِ خداوندی جہاں موقعۂ دروغ ہی نہیں انّما الاعمال بالنّیات پر دار و مدار ہے۔ تو ظلم کیسا اور غرور کیا معنی۔ گردن خود ہی جھک جائیگی۔ اور نصرت الٰہی اس ادبی اور اخلاقی نور سے منوّر کریگی۔ کہ اس نکتہ سے الگ ہو کر عمر بھر مکتبوں کی سر مغزنی کی۔ اخلاق کے ایک حصّہ کو بھی مکمّل نہ کر سکے۔ حاصل کلام یہ کہ تزکیۂ نفس کریں۔ احکام الٰہی کو پیش نظر رکھیں رب العالمین اپنے وعدہ کے مطابق صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیگا۔ اور خدا کے فضل و رحم کے ساتھ ہم نفسِ امّارہ کی جنگ سے نجات پا کر نفسِ لوّامہ سے مسرور ہونگے۔ آمین یا ربّ العالمین آمین۔

ایڈیٹر صاحب مصباح سے ملتمس ہوں۔ کہ مصباح کو سلیس کرنے میں اتنا پریشان نہ ہوں جن کو اردو پڑھنا نہیں آتا۔ وہ تو مصباح پر سر مغزنی کرنے سے رہیں۔ جو پڑھ سکتی ہیں۔ انہیں ترقیٔ علم کے لئے مصباح کی روشنی لینے دیجئے۔ اور اہل علم بہنوں سے گذارش ہے۔ کہ وہ علمی اور ادبی مضامین سے اس رسالہ کو مقبولِ عام بنانے کی کوشش کریں۔ اور ان کا نصب العین اپنے فرقہ سے منحوس بدعات نکالنا اور اخلاقی سُقموں کو دور کرنا ہو۔ تا ہماری قوم میں فرمانبردار بیٹیاں حق شناس بیویاں اور دور اندیش مائیں پیدا ہوں۔ جو آنیوالی نسلوں کی ترقّیات میں مضبوط بنیادیں ہوں۔ آمین۔

(سیّدہ فضیلت سیالکوٹ)

احسانات الٰہی

لوگ کچھ باتیں کریں۔ پر میری باتیں اور ہیں
میں فدائے یار ہوں گو تیغ کھینچے صد ہزار
اے مرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو
نیک دن ہوگا وہی جب تجھ پہ ہوویں ہم نثار

السّلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہٗ

میری عزیز بہنو! اللہ تعالیٰ کے ہم پر اسقدر احسان ہیں۔ کہ انکا شکریہ تو درکنار گننا بھی مشکل ہے۔ دیکھو آسمان زمین سورج چاند ستارے انسان جانور سب اس کی مخلوق ہیں۔ اور وہ تمام کا خالق ہے۔ تو یہ اُس کا فضل تھا۔ کہ اُس نے اپنی مخلوق میں سے ہم کو اچھی مخلوق بنایا۔ کیونکہ اسکو اختیار تھا کہ وہ ہم کو اگر جانور بنا دیتا تو ہم کیا کر سکتے تھے۔ پھر کیا انسان بنایا۔ کیونکہ انسانوں میں بھی مختلف مذاہب اور مختلف خیالات کے لوگ ہیں۔ ایسے بھی انسان ہیں جو اپنے خالق کو گالیاں بھی دیتے ہیں۔ تو اس نے ہم کو اپنے ماننے والے انسانوں میں سے بنایا۔ پھر ماننے والوں میں سے بھی بہت ایسے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اسکو مانتے تو ہیں - مگر اُسکے شریک رکھتے ہیں - یہ بھی اُس کا احسان ہے - کہ ہمیں ان سے بھی پاک رکھا - پھر انسانوں میں سے ایسے بھی لوگ ہیں - جو خدا کا شریک تو ایک حد تک نہیں مانتے - اسکے نبیوں میں تفریق کرتے ہیں - یہ اُسی کا کرم ہے کہ ہمیں ان سے بھی بچایا - اور اپنے فضل سے حضرت آدم سے لیکر اس زمانہ کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک کے ماننے کی توفیق دی (الحمد للہ) تو اس کے بڑے بڑے احسانوں میں سے یہ بھی ایک احسان ہے کہ جہاں اُس نے اپنے نبیوں کے ماننے کی توفیق دی - وہاں اپنے پیارے نبیؐ کا مبارک زمانہ بھی ہمیں دکھایا - جس نے آکر اِس ظلمت کے زمانہ میں ہمیں خدا دکھایا - اور اُس کی رضا کا راستہ بتایا - جسوقت کے تمام دنیا بے سہارا ہو کر خیالی منطقوں میں ڈوب رہی تھی - ہمارے لئے رہبر ہو کر سیدھی راہیں بتا دیں - جن کو دنیا بھول گئی تھی -

تو میری پیاری بہنو! ہمیں بھی چاہیئے - کہ ہم بھی اپنے ہادی و رہبر کی بتائی ہوئی راہوں پر دوسری بہنوں کو چلنے کی تلقین کریں - کہ دیکھو سیدھی راہ اِس راستہ پر چلنے سے ملتی ہے - کیونکہ دنیا اِسوقت عجیب عجیب شرک بدعت میں مبتلا ہے اور پھر دنیا کا وہ حصہ جو پہلے ہی ناقصات العقل ہونیکی ڈگری رکھتا ہے - اسکی حالت تو اور بھی ناگفتہ بہ ہے چند دن کی بات ہے ایک عورت جو ایک معزز گھرانے سے اور دنیاوی لحاظ سے ایک اعلیٰ پوزیشن رکھتی ہیں - مجھ سے کہنے لگیں - کہ آپ کلام مجید پڑھتی ہیں - آپکو تو معلوم ہوگا - مَیں نے سُنا ہے کلام مجید میں ایک ایسی آیت ہے - جو لکھ کر پلنگ کے پائے کے نیچے رکھ دو - تو جس مطلب کے لئے رکھو وہ حل ہو جاتا ہے - (انکی میاں سے ناچاقی رہتی ہے)

مَیں اُن کو جو کچھ سمجھا سکتی تھی سمجھایا - اور کہا کہ آپ نے یہ کس سے سُنا ہے - کہنے لگیں کہ یہاں پر ایک ڈپٹی صاحب تھے انکی میاں بیوی کی نہیں بنتی تھی اُن کی بیوی کو ایک آدمی نے لکھ کر دی تھی - تو وہ اب آپس میں صلح سے رہتے ہیں - مگر میری قسمت سے وہ آدمی ہی قید ہو گیا ہے - جس نے انکو لکھ کر دی تھی - مَیں نے کہا کہ دیکھو اِس نے قرآن کی آیتوں کی بے حرمتی کی خدا نے اسکو دنیا ہی میں رسوائی کی سزا دی - (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے) کہنے لگیں کہ وہ تو مدت سے یہ کام کرتا تھا قید تو اب ہوا ہے - مَیں نے کہا کہ ہمارے ہاں ایک مثال ہے - کہ پاپ کا گھڑا بھر کر ہی ڈوبتا ہے - استغفر اللہ -

تو اے میری رفیق بہنو یہ تو ایک مثال ہے - دنیا اسوقت طرح طرح کے شرک بدعت میں مُبتلا ہے - جن کی اصلاح کرنا ہمارا فرض اوّل ہے - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے کلام پاک میں وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ (قوم کی ہمدردی میں سرگرم رہو - تھکو مت (ترجمہ حضرت مسیح موعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو کسی کے طعنہ تشنیع کی پروا نہیں چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کے حکم اور مندرجہ بالا شعروں میں جیسا ہمارے حضرت امام الزمان نے فرمایا ہے اسکے مصداق بنو اور ان سب باتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے حتی المقدور اصلاح کی کوشش کرو۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ والسّلام

راقمہ طالب دعا زبیدہ خاتون سکرٹری

۲۶ - ۲ - ۴ لجنہ اماء اللہ لاہور

آسمان سے پھر ایک تازہ نشان دکھایا گیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام "قادیان کے آریہ اور ہم" کے ٹائیٹل پیج صفحہ ۲ ۱۹۰۷ء میں آریوں کی افسوسناک حالت کا نقشہ کھینچکر پنڈت لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کا پورا ہونا بتلاتے ہوئے اور آریوں کے نہ سمجھنے پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے اپنے مولا سے آریوں کو پھر ایک ویسا ہی نشان دکھلانے کے لئے فرماتے ہیں۔ سہ

موت لیکھو بڑی کرامت ہے ٭ پر سمجھتے نہیں یہ شامت ہے
میرے مولا تو اِن کو خود سمجھا ٭ آسماں سے پھر اک نشاں دکھلا

جس کو خدائے تعالیٰ نے ایک کشف کے ذریعہ ۳۴ سال قبل اپنے مسیحؑ پر ظاہر فرمایا جس کشف کو حضرت اقدسؑ نے یوں بیان فرمایا ہے:-

"لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر"

"آج جو ۲ - اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ - ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اسکے چہرے پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اسکی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اسکو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے۔ تب میں نے اسوقت سمجھا کہ یہ لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کیلئے مامور کیا گیا ہے مگر مجھے معلوم نہیں رہا وہ دوسرا شخص کون ہے ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص انہیں چند آدمیوں سے تھا جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں اور یہ یکشنبہ کا دن اور ۴ بجے صبح کا وقت تھا"

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک" (تریاق القلوب صہ ۲۸۱ بار دوم)

اس کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دوسرے شخص سے بھی وہی واقعہ پیش آنیوالا تھا جو کہ پنڈت لیکھرام سے پیش آیا چنانچہ ایک دوسرے مقام پر حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اب تک مجھے معلوم نہیں کہ وہ اور شخص کون ہے اس فرشتے خونی نے اس کا نام تو لیا مگر مجھے یاد نہ رہا کاش مجھے اگر یاد رہتا تو میں اسے متنبہ کرتا۔ تا اگر ہو سکتا تو میں اسے وعظ و نصیحت سے توبہ کی طرف مائل کرتا لیکن قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص لیکھرام کا روپ یا یوں کہو کہ اس کا بروز ہے اور توہین اور گالیاں دینے میں اس کا مثیل ہے۔ واللہ اعلم" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸۹ حاشیہ)

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص پنڈت لیکھرام کا بروز یا روپ یا مثیل ہوگا جب وہ ہیبتناک پیشگوئی متعلقہ پنڈت لیکھرام سنہ ۱۸۹۷ء میں پوری ہوئی تو ان کا کام منشی رام جی جالندھری نے آگے سنبھال لیا۔ جو کہ بعد میں سوامی شردھانند جی کے نام سے مشہور ہوئے اور انہوں نے وہی کام کیا جو پنڈت لیکھرام کیا کرتے تھے۔ آخر کار جب وہ لیکھرام کے کامل بروز و مثیل ہو چکے تو تقدیر الٰہی ۲۳- دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء ۴ بجے شام اسی رنگ میں جاری ہوئی جو کہ انکے لئے مقرر تھی جس کو کہ خدا کے مسیح نے ۲- اپریل سنہ ۱۸۹۳ء کو ہی ظاہر فرما دیا تھا۔

راقمہ ز-ن-ب اہلیہ محمد منظور احمد
احمدی از بیدر حیدرآباد دکن

چٹ نمبر لکھا کرو۔ ہر بہن اپنے پتے کی چٹ پڑھے اسپر اسکا خریداری نمبر لکھا ہے خط و کتابت میں اسکا حوالہ دیا جائے۔ ۲۰۰۶ ڈاکخانہ کا نمبر ہے خریداری نمبر نہیں۔

فضول خرچی سے مہمان کو نادم کرنا

ایک مرتبہ اتفاق سے ہمارا جانا ایک رشتہ دار بہن کے ہاں ہوا۔ انہوں نے ہماری مہمان نوازی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا ایک دو ملازمہ اپنے گھر کے کام کاج کرنے کے لئے تھیں ہم جو انکے گھر گئے تو انہوں نے ادھر ادھر سے بہت سی عورتیں اکٹھی کر لیں صبح کو اپنے ملازمین کے کہنے پر ہمارے لئے چائے تیار کی ایک تین سیر کا دیگچہ بھر کر قہوہ پکایا جاتا اور پھر اس میں آدھ سیر یا ڈیڑھ پاؤ دودھ ڈالکر چاء پکتی اور پھر ایک روپیہ کی جلیبیاں اور ایک روپیہ کی اور مٹھائی وغیرہ چائے کے ساتھ بھیجی جاتی۔ ہم کہیں کہ بہن ہم اس کثرت سے چاء پینے کے عادی نہیں تب بھی وہ باز نہ آئیں صبح ہی صبح ہمیں ناشتہ بھیجا جاتا ہم تو بھلا کیا کھاتے انکی اور ہماری ملازمیں خوب مزے اڑایا کرتیں وہ اپنی مرضی سے تو کھایا ہی کرتیں جتنا کھایا جاتا کھاتیں باقی اپنے عزیز و اقارب کو پہنچایا کرتیں دوپہر کا کھانا اس طرح تیار ہوتا کہ تین چار سیر گوشت منگوا کر اور سیر ڈیڑھ سیر آلو اس میں ڈالکر ایک آدمی کیلئے کئی کئی رکابیاں ایک ہی سالن کی رکھی جاتیں پانچ پانچ چھ چھ پلاؤ اور زردہ تیار ہوتا اور بڑی بڑی رکابیاں بھر بھر کر آگے رکھی جاتیں اگر آدمی کو بھوک بھی ہو تو بھی دیکھ کر ختم ہو جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالن میں گھی اس قدر ڈالا جاتا کہ ایک تو گوشت کی بوٹیاں دکھائی دیتیں دوسرے گھی ۔ یہ حال دیکھ کر ہماری طبیعت بہت تنگ آگئی اور تمام دن بھوکے گذر جاتا ۔ اُن کا پُر تکلف کھانا ہمیں پسند نہ ہوتا اور ہماری مرضی کو وہ مدِ نظر نہ رکھتے اور جس طرح انکا جی چاہتا ہماری خاطر کرتے ۔ آخر کار ہم دِق ہو کر دو روز سے زیادہ انکے گھر نہ ٹھیر سکے ۔ اسلئے بہنوں سے عرض ہے کہ اگر کوئی مہمان آئے تو جیسا انکا جی چاہے انکی مہمان نوازی کریں اگر انکی مرضی کے خلاف ہو تو جیسا وہ چاہیں اسی طرح کیا جائے اور یہ بھی بات ہے کہ معمولی کھانا پکوانے میں نہ تو کھانیوالے ہی تنگ ہوتے ہیں اور چاہے وہ کتنے دن مہمان رہیں میزبان کو بھی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور وہ انکا بوجھ بخوشی برداشت کر سکتا ہے ۔ اب وہی بہن ہماری منتیں کرتی ہیں کہ اب ایک مرتبہ میرے گھر آؤ جس طرح کہو گے میں اسی طرح کرونگی "

راقمہ ممتاز بیگم دارالامان (سندھ)

ترکیب گلاب جامن

کھویا آدھ سیر ۔ اور میدہ آدھ پاؤ لے کر اول دونوں چیزوں کو خوب ملا جائے ۔ جب ایک جان ہو جائے تو گلاب جامن کی شکل کی گولیاں بنالی جائیں ۔ اور دھیمی آنچ پر گھی میں تلیں ۔ جب سُرخ ہو جائیں ۔ تو شیرے میں ڈالتے جائیں ۔ شیرا آدھ سیر قند کا ایکتار کا پکایا جائے ۔ اور سب تلی ہوئی گلاب جامنیں شیرے میں ڈالنے کے بعد پھر تھوڑی دیر کیلئے شیرے کی پتیلی کو آگ پر رکھ دیا جائے تاکہ وہ شیرا جذب کر لیں اور خوب اچھی طرح پھول جائیں ۔ (بیگم مسعود احمد رشید صاحب از دہلی)

لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید

مصباح میں مضمون دو

تاکہ شکرگزاری سے انعام بڑھے ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ ناشکری کے نتیجہ میں مصباح بھی ہاتھ سے جاتا رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ میں تم کو ارض مقدس کا مالک بناؤنگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے متبعین کو ملک پر حملہ کرنے کا حکم دیا لیکن ان میں سے بعض نے کہدیا اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون یعنی جا تو اور تیرا رب لڑو ہم یہاں نتیجہ کے منتظر بیٹھے ہیں اسکے عوض میں انکو یہ سزا ملی کہ وہ لوگ ۴۰ سال تک جنگل میں پڑے رہے اور ملک انکے قبضہ میں نہ آیا حتیٰ کہ مر کھپ گئے اور آیندہ نسلوں نے ملک شام فتح کیا یہ تھا ناشکری کا نتیجہ جو حضرت موسیٰؑ کے ساتھیوں کو ملا ۔ سو میری پیاری بہنو! مصباح کو قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھو اور ہاتھوں ہاتھ لو تاکہ مصباح ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و انعامات کا ذریعہ بنے ۔ مصباح کا ایڈیٹر مرد ہونا کیا تھوڑی سی بات ہے اب کیا مضامین کیلئے بھی مردوں کے آگے ہاتھ پھیلایا جائے سوچو کہ یہ زنانہ اخبار ہے اخبار تو ہو ہمارا اور شائع ہوں اس میں مردوں کے مضمون ۔ کیسی قابل افسوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات ہے۔ صحابہؓ کی بیویوں کا نمونہ اختیار کرو جنہوں نے کارہائے نمایاں کیئے۔ کیا جماعت احمدیہ کی تعلیم یافتہ مستورات ایک اخبار بھی نہیں چلا سکتیں؟ مضمون لکھنا ایسا مشکل امر نہیں ہر قسم کے علوم کتابوں میں موجود ہیں پڑھ کر اپنی عبارت میں لکھ لو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے لجنۃ اماء اللہ کے لئے ہدایات بیان کرتے وقت ارشاد فرمایا تھا کہ کیا۔ کیوں۔ کس طرح۔ کب۔ ان چار الفاظ کے ذریعہ مضمون لکھا جاسکتا ہے مثلاً نماز کیا چیز ہے نماز کیوں پڑھنی چاہیئے کس طرح پڑھنی چاہیئے اور کب پڑھنی چاہیئے۔ اب دیکھئے یہ ایک مستقل مضمون ہوگیا۔ اسی طرح روزہ کیا ہے کیوں رکھا جائے کس طرح رکھا جائے اور کب رکھا جائے۔ امید ہے کہ بہنیں حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق عمل کرکے فائدہ اُٹھائیں گی۔ والسلام

خاکسار امۃ داؤد از قادیان

خبریں

لاہور ۱۲ فروری۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ کوئی ہندوستانی گورنمنٹ عورت جو ممالک غیر میں طب کی یا کسی اور بیشہ یافن کی تعلیم حاصل کرنا چاہیگی۔ اسے تین سو پونڈ سالانہ وظیفہ دیا جائیگا یہ وظیفہ تین سال کے لئے ہوگا۔

کلکتہ ۹ فروری ایک مدراسی عورت اپنے بچہ کو آگ لگا دینے کے جرم میں گرفتار کی گئی ہے۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اپنے خاوند سے اسکی لڑائی ہوگئی تھی۔ بچہ ہسپتال میں نازک حالت میں ہے

میری بہنیں توجہ کریں

مَیں نے برادرم چوہدری فتح محمد صاحب کی تحریک کے مطابق یہ ارادہ کیا ہے کہ ہوازی ۸/ ماہوار خدمت دین کے واسطے قادیان بھیجا کرونگی جو مَیں اپنے خاوند سے انکے بُوٹ صاف کرکے حاصل کیا کرونگی۔

مَیں بُننے کا کام نہیں جانتی لیکن خدمت دین کا جوش میرے دل میں ضرور ہے۔ میں اپنی بہنوں کو بتانا چاہتی ہوں کہ صرف بُننا ہی خدمت کا واحد ذریعہ نہیں بلکہ ہر ایک بہن جو کچھ بُن نہیں سکتی۔ وہ اپنے حسب حال کوئی طریق خدمت دین کا اختیار کرے۔ اور مردوں کے پہلو بہ پہلو خدمت دین میں حصہ لیکر ثابت کردے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی سے اس تاریک زمانہ میں بھی ایسی روح پیدا ہوسکتی ہے جو ہم جیسی کمزور ہستیوں کو رسول مقبول صلعم کی صحابیات کی مشابہ بنا دے۔

مَیں نے قرآن شریف ختم کرلیا ہے۔ تمام بہنوں سے دعا خیر کے واسطے عرض ہے۔

از اہلیہ شیخ حمید احمد توپخانہ ۱۱۴ برما

لکھنؤ میں ایک شخص نے اپنی بیوی اور بچے کو قتل کرکے خود تیز آب پی لیا۔ ہسپتال میں اسے بچانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن وہ بھی مرگیا۔

(منشی عبدالرحمن ... نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر ... قادیان سے شائع کیا)